

(فتح الباری لابن حجر: ۲/۲۹۶)

علامہ ابن قدامہ رحمہ اللہ (م ۲۲۰ھ) لکھتے ہیں:

أن يسجد على أنفه دون جبهته ، وهذا قول يخالف الحديث الصحيح والإجماع .
 ”امام ابوحنیفہ کے قول میں پیشانی کے بغیر صرف ناک پر سجدہ ہو جاتا ہے، لیکن یہ قول صحیح حدیث اور اجماع کے مخالف ہے۔“ (المغنی لابن قدامة: ۲/۱۹۷)

لہذا یہ کہنا کہ صرف ناک پر سجدہ جائز ہے، یہ صحیح احادیث اور اجماع امت کی خلاف ورزی ہے۔
 سجدہ جو نماز کا بنیادی رکن ہے، اس کا حلیہ بگاڑنے والی بات ہے۔

الحاصل: سجدہ سات اعضاء پر کرنا واجب ہے، صرف پیشانی یا صرف ناک پر سجدہ کرنا دین اسلام سے مذاق اور ناجائز کام ہے۔



حدیث کو قرآن پر پیش کرنا رافضیوں کا طریقہ ہے۔ ابن شہاب دین
 ایک مشہور غالی و رافضی شیعہ لکھتا ہے: وقد دلت الأخبار المتواترة على وجوب
 عرض الروايات على الكتاب والسنة ، وأن ما خالف الكتاب منها يجب طرحه
 وضربه على الجدار . ”متواتر احادیث اس بات پر دلیل ہیں کہ روایات کو کتاب و سنت پر پیش
 کرنا واجب ہے، ان میں سے جو قرآن کے خلاف ہو، اسے چھوڑنا اور دیوار پر دے مارنا واجب ہے۔“

(الاصول من الكافي: ۱/۱۵۳)

وہ متواتر احادیث کسی رافضی کی پٹاری میں ہوں گی۔ محدثین کرام نے بالاتفاق اس موضوع کی
 تمام روایات کو ”موضوع ومن گھڑت“ اور ”ضعیف“ کہا ہے۔ ائمہ دین کا اتفاقی فیصلہ ہے کہ کوئی صحیح
 حدیث قرآن کریم کے خلاف کبھی نہیں ہو سکتی، بلکہ یہ دعویٰ ایسے دعویداروں کی اپنی کم نہیں ہے۔
 یہ تو ایک رافضی کی بات تھی، لیکن صدافسوس ہے کہ اپنے آپ کو اہل سنت میں سے شمار کرنے
 والے بہت سے ”علماء“ اور عوام اسی کی رٹ لگاتے سناتی دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں محفوظ فرمائے!

